کمیٹی (B.C) جمع کرنے والے سے کمیٹی کی رقم چوری ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Sar-8807 تاریخ: 08-03-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کمیٹی جمع کرنے والے سے اگر کمیٹی کی رقم چوری ہو جائے، تو کیا حکم ہو گا، کیا دیگر ممبران، ایڈمن یعنی کمیٹی جمع کرنے والے سے اپنی رقم کا مطالبہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نفسِ مسئلہ جاننے سے پہلے یہ سمجھ لیجیے کہ کمیٹی ایڈمن یعنی کمیٹی جمع کرنے والے کے پاس کمیٹی کی جمع شدہ رقم کی حیثیت یا تو امانت ہو گی یا قرض۔ اگر کمیٹی ممبران کی طرف سے کمیٹی ایڈمن کو صراحتاً یا دلالتاً کمیٹی کی رقم استعمال کرنے کی اجازت ہو، تو وہ قرض کہلائے گی اور اگر یہ صراحت ہو کہ کمیٹی ممبران جو رقم جمع کروا رہے ہیں، وہ بعینہٖ محفوظ رکھی جائے گی، منتظم اپنے استعمال میں نہیں لائے گا، تو یہ رقم امانت کہلائے گی اور اگر کسی بھی چیز کی صراحت نہیں کی گئی، جس سے رقم کے امانت یا قرض ہونے کا معلوم ہو، تو وہاں کا عرف دیکھا جائے گا کہ یہاں لوگ استعمال کرنے کی اجازت کے ساتھ رقم جمع کرواتے ہیں، تو قرض سمجھا جائے گا، جیسا کہ ہمارے ہاں عموماً مارکیٹوں میں چلنے والی کمیٹیوں میں استعمال کی اجازت ہوتی ہے اور جہاں لوگ بطورِ امانت دیتے ہوں، جیسا کہ بعض جگہوں پر گھروں میں ڈالی جانے والی بعض کمیٹیوں میں جمع کی ہوئی رقم خرچ نہیں کی جاتی، بلکہ بعینہٖ جمع شدہ رقم ہی آگے ممبر کو منتقل کر دی جاتی ہے، تو وہاں بعینہ رقم کو محفوظ رکھنا ضروری ہو گا۔

تمہیدی گفتگو سمجھنے کے بعد نفسِ مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ اگر منتظم کے پاس کمیٹی کی جمع شدہ رقم کی حیثیت قرض کی تھی یا وہاں کا عرف یہ ہو کہ لوگ استعمال کی اجازت کے ساتھ جمع کرواتے ہوں، تو ایسی صورت میں رقم چوری ہونے کے بعد اس کی ذمہ داری جمع کرنے والے پر ہوگی، کیونکہ مقروض کے پاس سے قرض کی رقم اگر چوری ہو جائے، تو اس سے قرض پر کوئی اثر نہیں پڑتا، بلکہ قرض خواہ اس سے مطالبہ کا پورا حق رکھتا ہے اور قرض میں مطالبہ کے وقت مثلی چیز کو ادا کرنا لازم ہوتا ہے، لہٰذا ممبران کے مطالبہ کی صورت میں ایڈمن پر اتنی رقم واپس کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر ایڈمن کے پاس کمیٹی کی رقم بطورِ امانت تھی یا وہاں کا عرف یہ ہو کہ لوگ بعینہٖ وہی رقم محفوظ رکھنے کے لیے جمع کرواتے ہوں، جیسا کہ بعض گھروں میں ڈالی جانے والی کمیٹیوں میں ایسا ہوتا ہے، تو چوری ہونے کی صورت میں رقم کا تاوان لازم ہونے یا نہ ہونے کے حوالے سے اُصول یہ ہے کہ جس کے پاس رقم امانت رکھوائی گئی اور اس سے وہ ہلاک (ضائع، چھین یا چوری) ہوگئی، تو دیکھا جائے گا کہ اس میں امین کی طرف سے تعدی یعنی غفلت اور کوتاہی کارفرما ہے یا نہیں؟ اگر امین کی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے امانت ہلاک ہوئی، تو اس کا ذمہ دار امین ہی ہوگا، اگرچہ وہ غفلت اور کوتاہی خطأً یا نسیاناً (غلطی یا بھولے سے) ہی کیوں نہ واقع ہوئی ہو، البتہ اگر امین نے امانت کی حفاظت میں کسی طرح کی غفلت کا مظاہرہ نہ کیا، بلکہ اس کو سنبھال کر رکھا، پھر بھی امانت ہلاک ہوگئی، تو اس صورت میں امین ذمہ دار نہ ہوگا، لہٰذا کمیٹی کی رقم، جمع کرنے والے کے پاس سے اگر اس کی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے چوری ہو جائے، تو جمع کرنے والے پر کمیٹی کی رقم کا تاوان لازم ہوگا، البتہ اگر ایڈمن نے کمیٹی کی رقم کو بحفاظت رکھا اور چوری سے بچانے کے لیے عام طور پر جو اقدامات کیے جاتے ہیں، ان کو بروئے کار لایا، مگر پھر بھی کمیٹی کی رقم چوری ہوگئی، تو جمع کرنے والے پر کمیٹی کی رقم کا تاوان لازم نہیں ہوگا۔

قرض کی تعریف کے متعلق تنویر الابصار، درمختار اور ردالمحتار میں ہے: ”ماتعطیه من مثلی لتتقاضاه(کان علیه أن یقول لتتقاضی مثله)خرج نحو ودیعة وھبة أی خرج ودیعة وھبة(ونحو

هما كعارية وصدقة، لأنه يجب ردعين الوديعة والعارية ولا يجب ردشی ء فی الهبة والصدقة)"یعنی شرعاً قرض یہ ہے کہ آپ کسی کو مثلی مال (رقم، غلہ، وغیرہ) اس طور پر دیں کہ بعد میں آپ اسی کی مثل واپس لیں گے، اس تعریف سے ودیعت (امانت)، ہبہ (گفٹ)، عاریت اور صدقہ نکل گئے، کیونکہ ودیعت اور عاریت میں تو بعینہٖ چیز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے اور ہبہ و صدقہ میں کچھ بھی لوٹانا واجب نہیں ہوتا۔

(ردالمحتار علی الدرمختار، کتاب البیوع، فصل فی القرض، جلد 7، صفحہ 406-407، مطبوعہ کوئٹہ)

امانت کی حفاظت میں عُرف کا اعتبار ہے یعنی عُرف میں جس طرح اُس چیز کی حفاظت کی جاتی ہے، ویسے حفاظت کرنا ضروری ہے، ورنہ ضائع ہونے کی صورت میں تاوان لازم ہوگا، جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "اذا ربط دابة الوديعة علی باب داره ترکها و دخل الدار فضاعت ان کان بحيث يراها فلا ضمان وان کان بحيث لا يراها فان کان فی المصر فهو ضامن وان کان فی القری فلا ضمان وان کان ربطها فی الکرم وذهب قيل ان غابت عن بصره فهو ضامن و قيل يعتبر العرف فی هذا و اجناسه هکذا فی الظهيرية" ترجمہ: جب امین نے امانت کے جانور کو اپنے گھر کے دروازے کے پاس باندھ کر چھوڑ دیا اور گھر میں چلا گیا اور وہ امانت ضائع ہو گئی، تو اگر وہ ایسی جگہ تھی کہ گھر میں رہتے ہوئے، اس کو دیکھ سکتا تھا، تو کوئی ضمان نہیں اور اگر وہ ایسی جگہ پر تھا کہ وہ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا، تو دیکھا جائے گا کہ وہ شہر میں تھا یا گاؤں میں، اگر شہر میں تھا تو وہ ضامن ہے اور اگر بستی میں تھا، تو تاوان نہیں اور اگر اس نے اسے باغ میں باندھا اور وہ بھاگ گیا تو کہا گیا ہے کہ اگر وہ نظروں سے غائب تھا تو وہ ضامن ہے **اور ایک قول یہ ہے کہ اس طرح کے مسائل (حفاظت کے معاملے) میں عرف کا اعتبار کیا جائے گا، جیسا کہ ظہیریہ میں ہے۔**

(الفتاوی الهندیه، کتاب الودیعه، جلد 4، صفحہ 344، مطبوعہ کوئٹہ)

اور امانت کا تاوان لازم ہونے کے لیے تعدی یا بے احتیاطی کا قصداً پایا جانا ضروری نہیں، خطأً یا نسیاناً تعدی پائی گئی، تب بھی تاوان لازم ہے، جیسا کہ اسی عالمگیری میں ہے: "ان ظن أنه جعلها فی جيبه فاذا هی لم تدخل فی الجيب فعليه الضمان کذا فی المحيط" ترجمہ: اگر امین نے گمان کیا کہ اس نے امانت

کے دراہم کو جیب میں ڈال لیا ہے، جبکہ وہ اس وقت جیب میں نہیں گئے تھے، تو اس پر ضمان ہے۔(اس صورت میں خطأً تعدی پائی جارہی ہے کہ وہ تو جیب میں ڈالنا چاہ رہا تھا، لیکن غلطی سے باہر گر گئے، لیکن پھر بھی تاوان لازم ہے)۔ **(الفتاوی الھندیہ، کتاب الودیعہ، جلد4، صفحہ345، مطبوعہ کوئٹہ)**

نسیاناً تعدی پائی جانے کے باوجود تاوان لازم ہوتا ہے، جیسا کہ اسی فتاوی ہندیہ میں ہے:"لو قال المودع وضعت الودیعۃ بین یدي قمت و نسیتھا فضاعت ضمن و بہ یفتی" ترجمہ: اگر مودع نے کہا میں نے امانت اپنے سامنے رکھی تھی، پھر میں کھڑا ہو گیا اور اسے بھول گیا، تو وہ ضائع ہو گی، (اس صورت میں) وہ ضامن ہو گا اور اسی پر فتویٰ ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الودیعہ، جلد4، صفحہ342، مطبوعہ کوئٹہ)

اور امانت امین کی تعدی سے ہلاک ہو جائے، تو وہ غاصب ہے اور اس پر تاوان لازم ہو جاتا ہے، جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے:" اگر دعوٰی استہلاک کا تھا یعنی اتنا زیور اسے عاریۃً دیا تھا، اس نے تلف کر دیا تو اب یہ بعینہٖ دعوٰی غصب ہے اور اس کا حکم وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا:"وذلک لان الامانات تنقلب مضمونات بالتعدی والامین یعود بہ غاصبا" یعنی یہ تاوان اس لئے ہے کہ امانتیں تعدی کی وجہ سے مضمون ہو جاتی ہیں اور امین اس تعدی کی وجہ سے غاصب ہو جاتا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد18، صفحہ411، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو الفیضان عرفان احمد مدنی
26شعبان المعظم1445ھ/08مارچ2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے